بہن کا مقام و مرتبہ اور بھائیوں پر اس کے حقوق

خطبہ مسجد رحیم وصغری – 6 ربیع الآخر 1443ھ، 12 نومبر، 2021

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا (٥٤) وہ ہے جس نے پانی سے انسان کو پیدا کیا، پھر اسے نسب والا اور سسرالی رشتوں والا کر دیا۔ بلاشبہ آپ کا پروردگار (ہر چیز پر) قادر ہے۔ (سورہ فرقان آیت 54)

یعنی انسان اس دنیا میں اکیلا نہیں ہے اس کے خونی (نسبی) اور سسرالی (صہری) رشتہ دار موجود ہیں، اس کے علاوہ جب یہ معاشرہ میں زندگی گزارتا ہے تو مزید تعلقات و رشتہ بناتا ہے، جیسے دوست احباب، اڑوس پڑوس، تجارتی پارٹنرز وغیرہ۔ ان سب رشتوں میں ایمان اور اسلام کے بعد خونی رشتہ سب سے زیادہ قریبی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالی نے رشتہ داری کو نبھانے کا حکم دیا ہے اور توڑنے سے ڈرایا ہے۔

... وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا (١) ... اس اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ (سورہ نساء آیت 1)

عام طور پر والدین، زوجین اسی طرح اولاد، اڑوس پڑوس، اسلامی اخوت کے حقوق بیان کیے جاتے ہیں۔ آج ہم اپنے اس خطبہ میں بہن کی اہمیت اور اس کے حقوق بیان کرنا چاہتے ہیں۔

بہن اللہ کا بہترین تحفہ ہے، اگر یہ بڑی ہے تو چھوٹے بھائی بہنوں کے لیے اپنی شفقت رحمت اور نگہداشت کے اعتبار سے ماں کے درجہ میں ہوتی ہے۔ اور اگر یہ چھوٹی ہے تو محبت اور انسیت کے اعتبار سے بیٹی کے مقام پر ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے بہت ہی خوبصورت پیرائے میں بڑی بہن کی شفقت اور نگہداشت کو بیان فرمایا ہے: وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فَارِغًا ۖ إِن كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ لَوْلَا أَن رَّبَطْنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لِتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ (١٠) وَقَالَتْ لِأُخْتِهِ قُصِّيهِ ۖ فَبَصُرَتْ بِهِ عَن جُنُبٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ (١١) ۞ وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ نَاصِحُونَ (١٢) فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (١٣) موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ کا دل بے قرار ہوگیا، قریب تھیں کہ اس واقعہ کو بالکل ظاہر کر دیتیں اگر ہم ان کے دل کو ڈھارس نہ دے دیتے یہ اس لیے کہ وہ یقین کرنے والوں میں رہے۔ موسیٰ (علیہ السلام) کی والدہ نے اس کی بہن سے کہا کہ تو اس کے پیچھے پیچھے جا، تو وہ اسے دور ہی دور سے دیکھتی رہی اور فرعونیوں کو اس کا علم بھی نہ ہوا۔ ان کے پہنچنے سے پہلے ہم نے موسیٰ (علیہ السلام) پر دائیوں کا دودھ حرام کر دیا تھا۔ یہ کہنے لگی کہ کیا میں تمہیں ایسا گھرانا بتاؤں جو اس بچہ کی تمہارے لیے پرورش کرے اور ہوں بھی وہ

اس بچے کے خیر خواہ۔ پس ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف واپس پہنچایا، تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں اور آزردہ خاطر نہ ہو اور جان لے کہ اللہ تعالی کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے(سورہ قصص آیت 10تا13)

سبحان اللہ موسی علیہ السلام کی والدہ نے اس عظیم ذمہ داری کو ان کی بڑی بہن کو سونپا کہ انہیں معلوم تھا کہ اس بچہ پر ماں کے بعد اگر کوئی سب سے زیادہ فکر منداور رحم دل ہو سکتا ہے تو وہ بڑی بہن کا ہو سکتا ہے۔

بھائی کے لیے یہ محبت اور شفقت کیوں نہ ہو آخر بچپن سے بڑے ہونے تک ہر چیز انہوں نے آپس میں شیئر کی ہوئی ہوتی ہے۔پیدائش ان کی ہی رحم سے ہوئی ہے، ایک ہی چھت کے نیچے ان کا گزر بسر ہوا ہے، کھانے پینے میں سب ساتھ رہے ہیں، خوشی اور مسرت نیز غم اور پریشانی کے ایام کو انہوں نے سب ساتھ ہی گزارا ہے۔

ذكَرَ أهلُ السِّيَرِ أنَّ الحجاج قال لامرأة أَسَر في بعض حروبه زوجَها وابنَها وأخاها: "اختاري واحدًا منهم، فقالتْ: الزوج موجود، والابن مولود، والأخ مفقود، أختارُ الأخ، فقال الحجاج: عفوتُ عن جماعتهم؛ لحُسْن كلامها"(محاضرات الأدباء ومحاورات الشعراء والبلغاء"، للأصفهاني: 1/ 434)

محترم سامعین: والدین کے بعد اگر کوئی ہمارے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار ہے تو وہ ہماری بہن ہے۔

عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ:" يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ." طارق محاربی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے ہیں، آپ فرما رہے ہیں: دینے والے کا ہاتھ اوپر والا ہے، اور پہلے انہیں دو جن کی کفالت و نگہداشت کی ذمہ داری تم پر ہو: پہلے اپنی ماں کو، پھر اپنے باپ کو، پھر اپنی بہن کو، پھر اپنے بھائی کو، پھر اپنے قریبی کو، پھر اس کے بعد کے قریبی کو۔یہ حدیث ایک لمبی حدیث کا اختصار ہے۔
(سنن النسائی:5140) * (ضعیف:اس کی سند میں کلیب کی توثیق صرف ابن حبان نے کی ہے، اور ابن حجر نے مقبول لکھا ہے، اصل حدیث شواہد کی بناء پر صحیح ہے، چاہے اس حدیث کی سند پر ضعف کا حکم ہی لگا دیا جائے، جیسا کہ شیخ ناصر نے کیا ہے) ملاحظہ ہو: ضعیف ابی داود، الارواء (837)صحیح الوادعی۔

نبی ﷺ نے ماں باپ کے بعد بہن کا ذکر فرمایا ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے بہن کی نگہداشت کرنے، بہن کا خیال کرنے اور اس کی ذمہ داری اٹھانے کی ترغیب دی ہے اور بہن کو محبت اور مودت میں بیٹی کے قائم مقام رکھا ہے۔احادیث میں اس کے لیے تین عظیم خوشخبریاں سنائی گئیں ہیں۔

جہنم سے آزادی: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كُنَّ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوْ بِنْتَانِ أَوْ أُخْتَانِ اتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ حَتَّى يَبِنَّ أَوْ يَمُتْنَ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنْ النَّارِ. عوف بن مالک (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے فرمایا: ”جس شخص کی تین یا دو بیٹیاں یا بہنیں ہوں وہ ان کے معاملے میں اللہ سے ڈرے اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے یہاں تک کہ ان کی شادی ہوجائے یا وہ فوت ہوجائیں تو وہ اس کے لیے جہنم کی آگ سے رکاوٹ بن جائیں گی“۔(مسند احمد:5555، صحیح الترغیب:1970)

بہن کے ساتھ معاملات میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے کی ترغیب ہے۔

جنت میں داخلہ: مَن عالَ ابنتينِ أو ثلاثًا ، أو أختينِ أو ثلاثًا حتَّى يَبِنَّ ، أو يَموتَ عنهنَّ ؛ كنتُ أنا وهوَ في الجنَّةِ كَهاتينِ. وأشار بأُصْبُعيهِ السبَّابةَ والتي تلِيهَا. (صحيح الترغيب: 1970)

جنت میں داخلے کے ساتھ ساتھ بلند درجات کا وعدہ اور جوارِ رسول ﷺ، مرافقتِ رسول ﷺ کی خوشخبری۔۔۔

عہد نبوت کے دو عظیم بھائیوں کے واقعات بطور مثال بیان کرنا چاہتا ہوں تو بہنوں کے ساتھ حسن سلوک کی یہ عظیم مثالیں ہمارے لیے قابل اقتدار ہے۔

معقل بن یسار: عَنْ الْحَسَنِ، فَلا تَعْضُلُوهُنَّ سورة البقرة آية 232، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ:" زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ، فَطَلَّقَهَا حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ جِئْتَ تَخْطُبُهَا، لَا وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا، وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ: فَلا تَعْضُلُوهُنَّ سورة البقرة آية 232، فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ." حسن بصری نے آیت «فلا تعضلوهن» کی تفسیر میں بیان کیا کہ مجھ سے معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ یہ آیت میرے ہی بارے میں نازل ہوئی تھی میں نے اپنی ایک بہن کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا۔اس نے اسے طلاق دے دی لیکن جب عدت پوری ہوئی تو وہ شخص (ابوالبداح) میری بہن سے پھر نکاح کا پیغام لے کر آیا۔میں نے اس سے کہا کہ میں نے تم سے اس کا (اپنی بہن) کا نکاح کیا اسے تمہاری بیوی بنایا اور تمہیں عزت دی لیکن تم نے اسے طلاق دیدی اور اب پھر تم نکاح کا پیغام لے کر آئے ہو۔ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کبھی اسے نہیں دوں گا۔وہ شخص ابوالبداح کچھ برا آدمی نہ تھا اور عورت بھی اس کے یہاں واپس جانا چاہتی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی «فلا تعضلوهن» کہ ”تم عورتوں کو مت روکو“ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اب میں کر دوں گا۔بیان کیا کہ پھر انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اس شخص سے کر دیا۔(بخاری5130)

جابر بن عبداللہ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: " غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ... وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِي حِينَ اسْتَأْذَنْتُهُ: مَا تَزَوَّجْتَ أَبِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟، فَقُلْتُ لَهُ: تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا، قَالَ: أَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا؟، فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تُوُفِّيَ وَالِدِي أَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِي أَخَوَاتٌ صِغَارٌ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ إِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ، فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُومَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ، ... سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، میں نے جہاد کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ... سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”تو نے کنواری سے شادی کی یا نکاحی سے؟“ میں نے کہا: نکاحی سے۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”کنواری سے کیوں نہ کی؟ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے کھیلتا۔“ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرا باپ مر گیا یا شہید ہو گیا میری کئی بہنیں چھوڑ کر چھوٹی چھوٹی تو مجھے برا معلوم ہوا کہ میں شادی کر کے اور ایک لڑکی لاؤں ان کے برابر جو نہ ان کو ادب سکھائے اور نہ ان کو دبائے۔اس لیے میں نے ایک نکاحی سے شادی کی تاکہ ان کو دابے اور تمیز سکھائے۔...۔(بخاری: 2406،مسلم:715)

کچھ حقوق کا بیان: بہن سے حسن سلوک کی اہم صورتیں یہ ہیں کہ ہمیشہ اس کے ساتھ کھڑا جائے، مشکلات وپریشانی میں اس کا ساتھ دیا جائے،اس کے مسائل کو حل کرنے میں دوڑ دھوپ کرے۔ یقینا بہن کی کمزوری بھائی کے جانب کھڑے رہنے سے طاقت وقوت میں تبدیل ہو جائے گی،وہ اپنا سر فخر سے بلند رکھے گی۔

محرمیت کا حق:۔۔۔۔

قرض وغیرہ ہو تو اس کی ادائیگی: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أُخْتِي قَدْ نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:" لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟"، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:" فَاقْضِ اللَّهَ، فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ." ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میری بہن نے نذر مانی تھی کہ حج کریں گی لیکن اب ان کا انتقال ہو چکا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر ان پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتے؟ انہوں نے عرض کی ضرور ادا کرتے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ کا قرض بھی ادا کرو کیونکہ وہ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا قرض پورا ادا کیا جائے۔(صحیح البخاری:6699)

حق میراث:

يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ ۖ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۚ فَإِن كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۖ وَإِن كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۚ ...اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم کرتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں

کے برابر ہے اور اگر صرف لڑکیاں ہی ہوں اور دو سے زیادہ ہوں تو انہیں مال متروکہ کا دو تہائی ملے گا۔اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا ہے۔۔۔(سورہ نساء آیت 11)

وَإِن كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ كَلَالَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ ۚ مِن بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصَىٰ بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَلِيمٌ (۱۲) اور جن کی میراث لی جاتی ہے وہ مرد یا عورت کلالہ ہو یعنی اس کا باپ بیٹا نہ ہو۔اور اس کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو ان دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حصہ ہے اور اس سے زیادہ ہوں تو ایک تہائی میں سب شریک ہیں، اس وصیت کے بعد جو کی جائے اور قرض کے بعد جب کہ اوروں کا نقصان نہ کیا گیا ہو یہ مقرر کیا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اللہ تعالیٰ دانا ہے بردبار۔ (سورہ نساء آیت 12)

ہم رواج پر تو عمل کرتے ہیں مگر قرآن پر عمل متروک ہو چکا ہے۔رواج یہ ہے کہ بہنوں اور بیٹیوں کو جہیز کے نام پر کچھ سامان دے دیتے ہیں اور اپنے فرض سے خود کو سبکدوش سمجھنے لگ جاتے ہیں جب کہ میراث جو،ان کا شرعی حق ہے اس کو ہضم کر جاتے ہیں۔اگر کوئی شخص بیٹی یا بہن کو دنیا بھر کی دولت جہیز میں دے دے اور اس کے بعد اس بیٹی یا بہن کا میراث میں ایک روپیہ بھی حق بنتا ہے تو یہ حق اس کو دینا پڑے گا اس میں کوئی رعایت نہیں ہے۔لیکن آج ہم یہ حق دینے کو بالکل بھی تیار نہیں ہیں اور زمانہ جاہلیت میں جی رہے ہیں جس میں بہنوں بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ہم آج بہنوں بیٹیوں پر اس لئے تشدد کرتے ہیں کہ وہ اپنے حصہ سے دستبردار ہو جائے اور بچپن کے ان دنوں کو بھول جاتے ہیں جب سب ایک ساتھ کھیلتے کودتے تھے،ایک ساتھ ایک ہی پلیٹ میں کھاتے تھے اور جب کوئی بہن کو چوٹ لگ جاتی یا بیمار ہو جاتی تو ہم بھی اداس ہو جاتے اور ہر ممکن طریقے سے اس کی دلجوئی اور تیمارداری کرتے لیکن وقت کی ستم ظریفی ہے یا ہم پتھر دل ہو گئے کہ ان مقدس و نایاب رشتوں کی اہمیت بڑے ہو کر ختم ہو گئی اور بھائی بہنوں کے وراثت مانگنے پر بہنوں کے دشمن بن گئے۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ معاشرے کے غیر ضروری اور فرسودہ رسم و رواج کو ختم کر کے اللہ کی شریعت کو نافذ کرنے کی کوشش کی جائے اور وراثت کے جو ملکی قوانین موجود ہیں ان پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے یہ نا صرف مملکت کی ذمہ داری ہے بلکہ ہمارا بھی دینی اور دنیاوی فرض ہے کہ اس عمل کی شفاف طریقے سے تکمیل کو پہنچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔تاکہ معاشرے میں بگاڑ ختم ہو۔۔۔